Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

# الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم جمعۃ المبارک

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ — فی پرچہ ۱/

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۸ صلح ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۶

## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ جنوری ۔ آج بفضلہ تعالیٰ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کے دل کی حالت اچھی رہی ۔ ٹمپریچر بھی نارمل ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

## دو مصری دیہات پر برطانوی فوج کا قبضہ

قاہرہ ۱۷ جنوری ۔ برطانوی فوجوں نے آج دو دیہات تل الکبیر اور الحمرا پر قبضہ کر لیا ۔ ان دیہات کی تلاشی لینے کے دوران میں انہوں نے ۱۲۰ آدمی گرفتار کئے ۔ ان میں مصری پولیس کے کمانڈنٹ اور جاسوس افسر بھی شامل تھے

# زرعی اصلاحات کے قانون کو معاشرتی فلاح و بہبود کے لحاظ سے ایک بہت بڑے تجربے کی حیثیت حاصل ہے

## حقِ کاشت کا جو تحفظ اس میں کیا گیا ہے اس کی مثال کسی دوسرے ملک میں نہیں مل سکتی (ممتاز دولتانہ)

لاہور ۱۷ جنوری ۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی نے زرعی اصلاحات کا جو نیا قانون منظور کیا ہے اسے معاشرتی انصاف اور سماجی فلاح و بہبود کے سلسلے میں ایک بہت بڑے تجربہ اور ترقی پسندانہ اقدام کی حیثیت حاصل ہے ۔ آج آپ نے ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے زرعی اصلاحات کے نئے قانون پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ آپ نے فرمایا ان اصلاحات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں مزارعین کے حق کاشت کا مستقل تحفظ کیا گیا ہے مسلم لیگ کی صوبائی وزارت ان اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں مرکزی مسلم لیگ کی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات سے بھی آگے بڑھ گئی ہے ۔ اس کمیٹی نے حق کاشت کی صرف پندرہ سال تک کیلئے حفاظت کی سفارش کی تھی لیکن موجودہ اصلاحات میں اس کے مستقل تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے ۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ان اصلاحات کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ ان کی رو سے مزارعین کے حق کاشت کو موروثی بنا دیا گیا ہے ۔ آپ نے دعویٰ کیا جہاں تک حق کاشت کے تحفظ کا تعلق ہے صوبائی حکومت کا یہ اقدام انتہائی ترقی پسندانہ ہے ۔ حق کاشت کے اس درجہ تحفظ کی ضمانت نہ پاکستان کے کسی دوسرے علاقے میں اب تک دی گئی ہے اور نہ ہی ان دوسرے ممالک میں کہ جن کے ہاں لگانداری کا طریقہ رائج ہے

دوران تقریر میں خود کاشت کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے فرمایا جب تک نجی ملکیت کا اصول تسلیم ہوتا رہیگا اس وقت تک "خود کاشت" کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جا سکتی ۔ ہمارے صوبے میں چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی اکثریت ہے جہانتک زرعی نظام کا تعلق ہے وہ صوبے کی اصل قوت ہیں ۔ مزارعین کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ان کے حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے نہری علاقے میں خود کاشت کی حد ۵۰ ایکڑ اور غیر نہری علاقہ میں ۱۰۰ ایکڑ مقرر کی گئی ہے ۔ اس رقبہ میں زمینداروں کو موجودہ مالک کی پوزیشن حاصل رہے گی ۔ ان کے لئے ضروری نہیں ہوگا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کاشت کریں وہ ملازم مزدوروں کے ذریعہ اس رقبہ میں کاشت کرا سکیں گے لیکن ان مزدوروں کو بھی پیداوار کا ۴۰ فیصدی حصہ ملے گا ۔ یعنی ان کیلئے بھی پیداوار کا وہی حصہ مقرر کیا گیا ہے جتنا کہ کاشتکار مزارع کیلئے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خود کاشت رقبہ پر کاشت کرنے والے مزدوروں کا باقی مزارعین کی طرح حق کاشت محفوظ نہ ہوگا ۔ اگر یہ شرط لگا دی جاتی کہ زمیندار اپنے ذاتی حصہ زمین میں خود کاشت کریں تو پھر ان مخصوص اراضی سے مزارعین یا مزدوروں کی بے دخلیاں عمل میں آتیں ۔ اب خود کاشت کرنے کی شرط نہ ہونے کی وجہ سے بے دخلی کا امکان ختم ہو جائیگا اور اگر کسی قسم کی بے دخلی عمل میں آئی بھی تو حکومت ایسے مزارعین اور مزدوروں کو دوسری جگہ آباد کرے گی خواہ سرکاری اراضی کا چپہ چپہ ہی کیوں نہ استعمال کرنا پڑے ۔ پھر اپنے ہاتھ سے کاشت کرنے کی شرط نہ لگانے میں یہ امر بھی مدنظر تھا کہ چھوٹے زمیندار جو فوج یا دوسری سرکاری ملازمتوں پر کام کر رہے ہیں اپنا حق ملکیت برقرار رکھ سکیں ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا زمیندار اور مزارع میں بٹائی کا تعین یعنی ۴۰ فیصدی اور ۶۰ فیصدی کی حتمی تقسیم بھی ایک انقلابی قدم ہے ۔ دوسرے ملکوں میں کہیں بھی مزارعین کے حقوق کا اس حد تک تحفظ نہیں کیا گیا ہے کہ بٹائی کا تعین کر کے ان کا حصہ باضابطہ طریق پر مقرر کر دیا گیا ہو ۔

وزیر اعلیٰ نے آخر میں امید ظاہر کی کہ زمیندار مزارعین افسران متعلقہ اور دیگر عوام باہمی تعاون سے کام لے کر نہایت خوشگوار ماحول میں ان اصلاحات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے تا سماجی انصاف اور معاشرتی بہبود کے پیش نظر جو فوائد ان کے ساتھ وابستہ کئے گئے ہیں وہ بہتر طریق پر حاصل ہو سکیں ۔ آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ لگانداری کے نظام میں اصلاحات کے بعد حکومت دوسری تدابیر بھی اختیار کرے گی تاکہ صوبے میں کاشت کا معیار بلند ہو سکے اس سلسلے میں آپ نے امداد باہمی کے اصولوں پر زراعتی فارم کھولنے ۔ غیر آباد اور سیم زدہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے اور صنعتی ترقی کے منصوبوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی نیز بتایا کہ مسلم لیگ نے اپنے منشور میں زرعی اصلاحات سے متعلق جو وعدے کئے تھے وہ سب پورے کر دیئے گئے ہیں ۔ اب صرف زمین نہ رکھنے والے مزدوروں اور دیہات کے دستکاروں کی بہتری اور تحفظ کا مسئلہ باقی ہے (د)

## قضیہ کشمیر میں امن عالم کیلئے زبردست خطرات پوشیدہ ہیں

### سلامتی کونسل میں ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث

پیرس ۱۷ جنوری ۔ آج سلامتی کونسل کے اجلاس میں ڈاکٹر فرینک گراہم نے کشمیر سے فوجیں ہٹوانے کے سلسلے میں اپنی مساعی اور ان میں ناکامی کے متعلق دوسری رپورٹ پیش کی ۔ انہوں نے کہا کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان زبردست اور بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں ۔ یہ اختلافات فوجیں ہٹانے کے بارے میں ہیں ۔ اگر موجودہ حالات برقرار رہے تو کامیابی قریباً ناممکن ہے ۔ کامیابی اسی صورت میں ممکن ہے کہ فوجوں کی واپسی کی قطعی مدت طے ہو جائے اور یہ فیصلہ ہو جائے کہ دونوں طرف سے کتنی کتنی فوجیں ہٹائی جائیں گی ۔ اور رائے شماری کے منتظم کس تاریخ کو اپنا عہدہ سنبھالیں گے ۔ انہوں نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ کشمیر کے قضیہ میں امن عالم کے لئے زبردست خطرات پوشیدہ ہیں ۔ کہا اگر ریاست سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں سمجھوتہ ہو جائے اور کشمیر کے لوگوں کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا جائے تو یہ محکوم قوموں کو حق خود اختیاری دلانے کے سلسلے میں ترقی پسندانہ اقدام کی شاندار مثال ہوگی ۔ آج کے اجلاس میں صدارت فرانسیسی نمائندے نے کی ۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان شریک ہوئے روسی نمائندے نے مسئلہ کشمیر پر پہلی مرتبہ تقریر کرتے ہوئے کہا رائے شماری کے انتظام کے لئے مجلس دستور ساز ہونی چاہیئے ۔ نیز برطانیہ اور امریکہ پر الزام لگایا کہ وہ فریقین کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہونے دیتے وہ چاہتے ہیں کہ اس علاقے کو جنگی اڈے کے طور پر استعمال کیا جائے ۔

ڈھاکہ ۱۷ جنوری ۔ مشرقی بنگال کی انجمن ترقی اردو نے حکومت سے دو لاکھ ۷۵ ہزار روپے کی امداد مانگی ۔

## جاپان کے بجٹ پر غور کیلئے اتحادی کونسل کا اجلاس

ٹوکیو ۱۷ جنوری ۔ آج یہاں جاپان کے بجٹ پر غور کرنے کیلئے چار ملکوں کی اتحادی کونسل کا اجلاس شروع ہوا ۔ روس کے نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا بجٹ میں اسلحہ بندی کیلئے جو رقوم رکھی گئی ہیں ان سے مصارف زندگی بڑھ جائیں گے اور لوگوں کو نئے نئے ٹیکس ادا کرنے پڑیں گے ۔ امریکی نمائندے نے اس بات پر زور دیا کہ جاپان میں اسلحہ بندی اس لئے ضروری ہے کہ کمیونسٹ مشرق بعید میں جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ آج کا اجلاس کسی فیصلے پر پہنچے بغیر ملتوی کر دیا گیا ۔

دہ حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو ان لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے کے مسئلہ پر غور کرے گی

(باقی صفحہ ۸ پر)



مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

## کوائف ربوہ

ربوہ۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ضعف، قلب و حرارت کی وجہ سے ناساز رہی۔ تاہم حضور نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور دیگر امور بدستور سرانجام دیتے رہے۔

مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۵۲ء بروز اتوار صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح پچھلے سال حضور نے محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ بنت جناب مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔ حضور نے بعد نماز عصر احباب کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۲ء کا خطبہ جمعہ حضور نے بوجہ ناسازی طبع بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ انسان پر چستی و سستی کے دور وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں۔ اگر انسان اپنا اور اپنے گرد وپیش کا محاسبہ کرتا رہے۔ تو بہت حد تک اپنی سستی کو چستی میں بدلنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ہم پر ایک سال ختم ہوا اور ہم خوش ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی کا ایک سال ختم کر لیا۔ گویا ہماری زندگی کا ایک سال کم ہو گیا۔ سوچنے والی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم نے نئے سال کے لئے کیا پروگرام بنایا۔ ماضی کی بجائے ہمیں اپنے مستقبل کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کرنا چاہیئے۔ پس ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کیا نوجوان کیا بوڑھے۔ کیا بچے سب کام کریں۔ اور ہمیشہ اسی نقطۂ نظر سے کام کریں۔ کہ آنے والے اوقات کو زیادہ سے زیادہ مفید کس طرح بنایا جا سکتا ہے۔ اور حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل کے لئے نئی امنگوں نئے ارادوں اور جوش عمل سے کام کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح جد وجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری آنکھوں کو کھولے اور آپ ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین۔

ربوہ کے مختلف محلہ جات میں قادیان کے جلسہ سالانہ سے واپسی پر چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ حافظ قدرت اللہ صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے جلسہ قادیان کے حالات بیان فرمائے۔

مورخہ ۱۰ر جنوری کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی رشید احمد صاحب مبلغ بلاد عربیہ کی واپسی پر ان کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ مولوی صاحب نے اس میں اپنے تبلیغی حالات سنائے۔ حضور نے بیرونی ممالک میں احمدیت کی طرف طبائع کے رجحان کا ذکر فرمایا۔ کہ کس طرح دنیا کے ہر گوشے میں خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت کے نشانات اور ترقی احمدیت کے اثرات واضح ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت نمایاں طور پر ہمارے ساتھ شامل ہے۔

مورخہ ۱۴ر جنوری کی شام کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ایک انگریز نومسلم مسٹر رانلڈ روز سیلون سے ربوہ تشریف لائے۔ سیلون میں ہی آپ کے کان احمدیت سے آشنا ہوئے اور اب آپ ربوہ تشریف لائے ہیں۔ تاکہ اس کی روحانی فضا میں اسلام کی تعلیم سے منور ہو کر اپنے آپ کو اسلام کے لئے مفید بنا سکیں۔ ایک جم غفیر نے سٹیشن پر اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے محکموں کی از سر نو تشکیل فرمائی ہے۔ جو مندرجہ ذیل وکالتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) وکالت علیا۔ وکیل اعلیٰ مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔
(۲) وکالت تبشیر۔ " " " " " "
(۳) وکالت مال۔ وکیل المال اول چودھری برکت علی خاں صاحب ثانی قریشی عبد الرشید صاحب۔
(۴) وکالت تجارت وزراعت۔ وکیل التجارت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔
(۵) وکالت قانون۔ وکیل القانون چودھری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر۔
(۶) وکالت تعلیم۔ وکیل التعلیم۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب۔

## "اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک جدید کے وعدوں کی جلسہ سالانہ سے قبل خوشکن رفتار میں یکدم کمی آگئی ہے۔ جس کی وجہ غالباً عہدیداران کی جلسہ سالانہ میں شمولیت ہے۔ اب جبکہ دوست اپنی اپنی جگہوں پر واپس پہنچ چکے ہیں۔ اور کئی روز آرام فرما چکے ہیں۔ مزید تساہل مناسب نہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں ارسال فرما دیں۔ اور ہرگز کوئی تاخیر نہ کریں۔ نیز چونکہ تحریک جدید کا کام دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ اس لئے کوشش فرمائیں۔ کہ ان کی جماعت کا کوئی دوست ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

## بنگالہ زبان کے تبلیغی لٹریچر ملنے کے پتہ جات

مملکت پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سے مشرقی پاکستان کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور حکومت پاکستان کے مرکزی دفاتر میں نیز پاکستان ایرفورس سروس میں بنگالی دوست کثرت سے آ رہے ہیں۔ اور اکثر پنجاب کے دوستوں کو ان کو تبلیغ کا موقع بھی ملتا رہتا ہے۔ مگر چونکہ یہ انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ وہ اپنی مادری زبان میں اپنے مافی الضمیر کو زیادہ احسن طور پر ادا کر سکتا ہے۔ اور سمجھ سکتا ہے اس لئے اکثر دوستوں کو جن کے زیر تبلیغ بنگالی دوست ہوتے ہیں۔ انہیں خاص طور پر بنگلہ لٹریچر کی ضرورت رہتی ہے۔ سو ان کی آگاہی کے لئے ذیل میں چند پتہ جات لکھے جاتے ہیں۔ جہاں سے انہیں بنگلہ زبان کا لٹریچر مل سکتا ہے۔

(1) Secretary provincial Anjuman Ahmadiyya
East Pakistan 4 Bashi Bazar Road
P.O. RAMNA Dacca.

(2) The Secretary
Ahmadiyya Anjuman
Chok Bazar Chitagong
(East Pakistan)

(3) Salahuddin Nasir
Khan Son of Late
K.B. Abul Hashim Khan
P.O. Rabwah
(Distt Jhang)

(صلاح الدین خاں بنگالی)

## تبلیغ کے لئے دو بہترین کتابیں

تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ ان دلائل کو ہمیشہ اپنے ذہن نشین رکھیں۔ جو انسانی فطرت کو اپیل کرتے ہیں۔ تا آپ کی تبلیغ کے اعلیٰ نتائج پیدا ہو سکیں اور سعید روحیں جلد صداقت کو قبول کر سکیں۔ اس غرض کے لئے مندرجہ ذیل دو کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

(۱) دعوۃ الامیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
(۲) تبلیغ ہدایت از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

یہ دونوں کتابیں دفتر سے مل سکتی ہیں۔ (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

### داخلہ روڈ انسپکٹر کلاس

سکول ہذا میں روڈ انسپکٹر کلاس دو سال سے جاری ہے۔ اس سال بھی داخلہ ہو چکا ہے۔ مگر امسال چند جگہیں مزید نکالی گئی ہیں۔ لہذا احمدی احباب سے عرض ہے۔ کہ فوری طور سے سادہ کاغذ پر پرنسپل کے نام درخواست برائے داخلہ کلاس ہذا لکھ کر بھجوا دیں۔ اگر خود پیش ہو کر درخواست دیں تو بہتر ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ کوائف:- عمر ۱۸ سے ۲۱ سال۔ تعلیم میٹرک فیل یا میٹرک تک۔ درخواست کے ہمراہ ہیڈ ماسٹر کا سرٹیفکیٹ دربارہ تعلیم عمر و کیریکٹر وغیرہ شامل ہو۔ اور باپ کی تصدیق ہو کہ "میں اخراجات برداشت کروں گا"۔ میعاد کورس ایک سال جس میں ۲½ ماہ کی چھٹیاں شامل ہیں۔ پاس ہونے پر محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ (تعمیرات وسڑک) میں ملازمت بطور روڈ انسپکٹر یقینی ہے۔ گریڈ ۷۰ — ۲ — ۱۲۰ علاوہ الاونس ہوگا۔ ماہوار اخراجات دوران تعلیم -/۳۰ روپے۔ فیس وغیرہ بوقت داخلہ -/۱۵۰ روپے۔ کتب وغیرہ پچاس روپے۔ (سردار بشیر احمد)

## سکرٹری صاحبان تعلیم وتربیت توجہ فرمائیں

جنوری ۵۲ء سے کام کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ تمام جماعتوں کے سکرٹری صاحبان تعلیم وتربیت کو جماعتوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔ (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ جنوری ۵۲ء

# مجرّد عقیدہ

## (۲)

کل ہم نے واضح کیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عبارت میں یہ ہرگز نہیں کہا گیا۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہزاروں ہزار خارجی ارتداد کی وجہ سے قتل کئے تھے۔ اب ہم مدیر کوثر کی مندرجہ ذیل دلیل کو جانچتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

سوال ہے مجرد عقیدے کی وجہ سے کسی کا واجب القتل ہونا۔ اگر عزل خلیفہ کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قادیانی امام کے نزدیک خارجی واجب القتل ہو گئے تھے اور وہ قادیانی بھی اب واجب القتل ہی ہیں۔ جو عزل خلفاء کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو وہ شخص تو بدرجہ اولیٰ واجب القتل ہے۔ جو خلیفہ کو معزول کرنے کا عقیدہ رکھنا تو درکنار اللہ تعالے کے دین پر مبنی اسلامی ریاست کے نظام ہی کا قلادہ اپنی گردن سے اتار دیتا ہے۔ جس کی خدمت اور چاکری پر خلیفہ مامور ہے۔

اگر یہ دلیل صحیح ہے۔ تو پھر یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ کیا ایک مسلمان کا عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنا اور ترک اسلام ایک ہی بات ہے۔ کیا ایک انگریز کا انگریزی قومیت ترک کئے بغیر حکومت کا تختہ بزور الٹنے کا عقیدہ اور اس کا انگریزی قومیت ترک کر کے امریکی قومیت اختیار کر لینا ایک ہی بات ہے۔ کیا اول الذکر جس طرح غدر کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح آخر الذکر بھی غدر کا مجرم سمجھا جائے گا۔ ہزاروں ہزار انگریزوں نے اپنی قومیت بدلی ہے۔ اور امریکی قومیت اختیار کی ہے۔ لیکن کیا کبھی سنا گیا ہے۔ کہ انہیں انگریزی حکومت نے پھانسی پر چڑھایا ہے۔ حالانکہ وہ انگلستان میں اسی طرح آتے جاتے ہیں۔ جس طرح دوسرے لوگ آتے جاتے ہیں۔

اگر مدیر محترم ذمیوں کے معاملہ پر ہی غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام خدا اور رسول کے منکر کو قابل سزا نہیں ٹھیراتا۔ اور نہ انکار اسلام لازماً اسلامی ریاست کے نظام کا قلادہ گردن سے اتار دینے کے مترادف ہے۔ اگر اسلامی ریاست میں ایک ایسا شخص جو پیدائشی طور پر یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اسلام سچا دین نہیں ہے۔ رہ سکتا ہے۔ تو ایک ایسا شخص جو بعد میں یہ عقیدہ اختیار کرتا ہے۔ کیوں نہیں رہ سکتا؟ جہاں تک مجرد عقیدہ کا تعلق ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک کی صورت میں تو وہی مجرد عقیدہ بقول آپ کے واجب القتل بنا دیتا ہے۔ اور دوسری صورت میں نہیں بناتا۔

اگر ایک غدار انگریز انگریزی قانون کے مطابق واجب القتل ہے تو کیا اس کا لڑکا جس کی پرورش اس کا باپ اپنے غدارانہ عقیدہ پر کرتا ہے۔ واجب القتل نہیں ہوگا۔ حالانکہ باپ بعد میں غدار ہوا ہے۔ اور اس کا لڑکا پیدائشی غدار ہے۔ جس طرح وہ دونوں یکساں طور پر غدار ہیں۔ اور انگریزی قانون کے مطابق دونوں ہی واجب القتل ہیں۔ اسی طرح اگر بعد میں اسلام ترک کرنے والا آپ کے نزدیک واجب القتل ہے۔ تو پیدائشی تارک اسلام بھی واجب القتل ہی ہونا چاہیئے۔ اگر انکار اسلام قابل مواخذہ ہے۔ تو دونوں صورتوں میں ہونا چاہیئے۔ ورنہ نہیں۔

اگر اسلام میں عزل خلفاء کا عقیدہ قابل مواخذہ ہے۔ تو خواہ کوئی مسلمان یہ عقیدہ بعد میں اختیار کرے۔ یا پیدائشی طور پر رکھے۔ دونوں صورتوں میں قابل مواخذہ ہوگا۔ مگر چونکہ آپ کے نزدیک بھی پیدائشی کافر کا انکار اسلام اسلام میں قابل مواخذہ نہیں ہے۔ اس لئے بعد میں یہ عقیدہ اختیار کرنا بھی قابل مواخذہ نہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ عزل خلفاء کے عقیدہ کو قابل مواخذہ مان لیا گیا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ ارتداد بھی قابل مواخذہ ہے۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

اگر آپ یہ استدلال کریں گے۔ کہ چونکہ عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنے والا واجب القتل مان لیا گیا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ مرتد بھی واجب القتل ہے۔ تو پھر آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ پیدائشی کافر بھی واجب القتل ہے۔ کیونکہ عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنے والا تو دونوں حالتوں میں خواہ پیدائشی ہو یا اکتسابی واجب القتل ہے۔ جس طرح غدار انگریز اور اس کا فرزند جس کو آغاز ہی سے غداری کے خیال پر پرورش کیا گیا ہے۔ انگریزی قانون میں یکساں طور پر واجب القتل ہیں۔ لیکن حقیقتاً آپ یہ مانتے ہیں۔ کہ پیدائشی کافر واجب القتل نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ عزل خلفاء کا عقیدہ رکھنے والے کو واجب القتل ماننے سے لازم نہیں آتا۔ کہ ترک اسلام کرنے والا بھی واجب القتل ہے۔

کوثر کے مدیر محترم کو یہ غلط فہمی ہے۔ کہ ہر مرتد لازماً اسلامی ریاست کا غدار ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں ہے۔ اسی غلط فہمی کی وجہ سے آپ مرتد کی تعریف یہ کرتے ہیں۔

جو رسول مقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دین پر مبنی اسلامی ریاست کے نظام کا قلادہ اپنی گردن سے اتار دیتا ہے۔

آپ کے نزدیک اسلام ریاست اور ریاست اسلام ہے۔ یعنی ریاست کے بغیر اسلام کوئی معنی نہیں رکھتا۔ حالانکہ اب بھی اور انگریزی عہد میں بھی آپ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے تھے۔ اسلام کا یہ محدود نظریہ صرف آپ اور ہمچو قسم سیاست زدہ علماء کی ایجاد ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام ایک روحانی نظام ہے۔ اسلامی ریاست ہم صرف اس ریاست کو کہیں گے۔ جو اس وسیع نظام میں آتی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ اگر ریاست نہ ہو تو اسلام کا روحانی نظام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ خلفاء اربعہ کے بعد آج تک کوئی مسلمان ہی نہیں ہوا۔ اور تمام ائمہ مجددین اور صلحاء جو اس زمانہ کے دوران میں ہوتے آئے ہیں۔ سب کے سب نعوذ باللہ غیر مسلم تھے۔ کیونکہ وہ کسی اسلامی ریاست کی مشینری کے پرزے نہیں تھے۔ بلکہ مودودی صاحب کی خیالی اسلامی ریاست کے باغی تھے۔ اور واجب القتل تھے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر اپنی عہد کی حکومت کے جو اسلامی حکومت نہیں ہوتی تھی۔ وفادار تھے۔ ان کے قاضی تھے جرنیل تھے اور کیا نہیں تھے۔ اسلام کا یہ محدود نظریہ ہی اس تمام منطقی بیماری کی علت ہے۔ جو ان سیاسی ذہن کو لگی ہوئی ہے۔ اگر انہیں یہ بیماری نہ لگی ہوتی۔ تو ان کو علم ہوتا کہ خلافت اسلام کیا چیز ہے۔ ان کے اصول کے مطابق تو وہ تمام انبیاء علیہم السلام بھی خلافت سے محروم تھے۔ جن کو دنیوی حکومت حاصل نہیں تھی۔ سیاست اسلام ہے۔ اور اسلام سیاست ہے کا نظریہ تو لازماً اسی نتیجہ پر پہنچاتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ عزل خلفاء کا عقیدہ غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ اور کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جب حقیقی خلافت کے ساتھ دنیوی حکومت بھی ملتی ہے۔ جس طرح حضرت علی رضؓ کو ملی تھی۔ تو صرف اس صورت میں خلافت کے عزل کا منکر واجب القتل ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا مسلمان بنیادی طور پر ملک میں فتنہ و فساد کا برپا کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن جب حقیقی خلافت کے ساتھ دنیوی حکومت نہیں ہوتی۔ اور خلیفہ ملک میں امن قائم رکھنے کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ تو وہ صرف عزل خلافت کا عقیدہ رکھنے والے کو اخراج از جماعت ہی کی سزا دے سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مجرد خدا اور رسول کا منکر جو حکومت اسلامی کا وفادار رہتا ہے۔ واجب القتل نہیں ہوتا۔ خواہ وہ پیدائشی منکر ہو یا بعد میں منکر ہو گیا ہو۔ کیونکہ وہ صرف روحانی نظام کا منکر ہوتا ہے۔ سیاسی اقتدار کا جو اللہ تعالے اپنے مصالح کے مطابق صرف بعض خلفاء کو عطا کرتا ہے۔ منکر نہیں ہوتا۔ یہ لوگ کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدا اور رسول کے باغی کو صرف خدا اور رسول ہی سزا دے سکتے ہیں۔ اور ملکی حکومت صرف ملکی حکومت کے باغی کو ہی سزا دے سکتی ہے۔ اس لئے جس خلیفہ کو ملکی اقتدار بھی عطا ہوتا ہے۔ وہی اپنے باغی کو قتل کی سزا دے سکتا ہے۔ اور جس کو ملکی اقتدار حاصل نہیں ہوتا۔ وہ یہ سزا نہیں دے سکتا۔ وہ صرف روحانی موت یعنی اخراج از جماعت کی ہی سزا دے سکتا ہے۔

اسی طرح جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اپنی ملکی حکومت کے علی الرغم اپنے باغی کو قتل کی سزا نہیں دے سکتے تھے۔ البتہ وہ اس کو اپنی جماعت سے خارج کر سکتے تھے۔ وہ روحانی حکومت کے شہزادہ تھے۔ اس لئے وہ روحانی حکومت کے باغی کو روحانی موت کی ہی سزا دے سکتے تھے۔ ایک روحانی جماعت سے اخراج روحانی موت نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن حضرت علی رضؓ روحانی بادشاہ بھی تھے۔ اور جسمانی بادشاہ بھی تھے۔ اس لئے وہ اپنے باغی کو دونوں روحانی اور جسمانی قسم کی موت کی سزا دے سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ نہ صرف آپ نے خوارج سے قتال کیا۔ بلکہ اپنی جماعت سے بھی انہیں خارج کر دیا۔ اس طرح خوارج پر دونو روحانی اور جسمانی موتیں وارد ہوئیں۔ اگر آپ اس کو نہیں مانتے۔ تو کیا آج بھی کوئی مسلمان خارجی کہلانا پسند کرے گا؟ حالانکہ اس کو کوئی قتل نہیں کرے گا۔ جسمانی لحاظ سے وہ زندہ ہی رہے گا۔

### الفضل کیلئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت

ادارہ الفضل میں ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ گریجوایٹ انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے اور اخباری تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ حسب قواعد انجمن دی جائے گی۔ امیدوار نقول سرٹیفکیٹ جو واپس نہیں ہوں گی۔ اور مقامی امیر جماعت کی تصدیق سے درخواست بنام ایڈیٹر الفضل ارسال کریں۔

### لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سکریٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے پاس ہو۔ بی اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائیگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیں۔

## مسئلہ جہاد اور مسلمان علماء

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی برتری کا اعتراف

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض از سرِ نو اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کرنا تھا۔ اس فرض کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آ کر با حسن پورا کیا۔ آج دنیا خواہ آپ کے کارناموں کا کھلم کھلا اعتراف کرنے سے کس قدر ہی گریز کیوں نہ کرے۔ تاہم لوگوں کے قلوب اس بات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے ہیں۔ آپ نے اسلام کی جو صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔ اس کی وجہ سے علماء بھی آج اپنے گذشتہ غلط عقائد کو چھوڑ کر آپ کے پیش کردہ اصولوں کو ہی اپنانے کو اسلام کی اصل خدمت سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ وہ وقت جلد آ رہا ہے۔ جبکہ آنے والی نسلیں واضح طور پر اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گی۔ کہ مذہبی عقائد میں ان کے آباء و اجداد باوجود آپ سے اختلاف رکھنے کے درپردہ آپ کی باتوں کو صحیح اور درست تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اور وہ اس بات کا بھی اقرار کریں گی۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تصانیف سے آنے والے علماء نے (بعد میں) بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔

آپ کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی اس غلط فہمی کی وجہ سے کہ "اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے" اسلام کو نقصان عظیم پہنچا تھا۔ آپ نے اس غلط بات کی تردید کرتے ہوئے مسلمانوں اور غیر مذاہب والوں پر یہ بات اچھی طرح واضح کی۔ کہ جہاد کا جو مفہوم اس وقت سمجھا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے جہاد کے معنے صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مناسب جدوجہد کرنا ہے۔ اور صدر اولیٰ میں تلوار کا استعمال صرف حفاظتِ جان اور دفاع کے لئے تھا۔ خود کفار نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے۔ کہ مسلمانوں کو مجبوراً یہ کام کرنا پڑا۔

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ وہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ اس میں مذہبی آزادی میں رکاوٹ نہیں ڈالی جاتی تھی۔ ہر مذہب کے لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کے ارکان بجا لانے میں آزاد تھے۔ اور ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوتی تھی۔ مزید براں غیر مذاہب والے بھی مذہب اسلام کا مقابلہ توپ و تفنگ کی بجائے دلائل و براہین سے کر رہے تھے۔ اس لئے مسلمانوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا تھا۔ کہ وہ اسی کارگر اسلحہ سے لیس ہو کر تبلیغ کے میدان میں سینہ سپر ہو جاتے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جو ضرورت ہے ... تھوڑا سمجھ لو ... سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے۔ اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اسلام کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا۔ اس نے مجھے متوجہ کیا۔ کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھاؤں"۔

ان تحریرات کا شائع ہونا تھا۔ کہ مخالفین کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ آپ کو اسلام کا دشمن دائرہ اسلام سے خارج اور جہاد کا منکر ہونے کے خطابات سے مطعون کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں۔

لیکن ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ خود وہی لوگ اپنے غلط عقائد کی تردید کرتے ہوئے یہ بات لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اسلام کی اشاعت اور نشاۃِ ثانیہ کے لئے سب سے کارگر ہتھیار تبلیغ ہے۔ اور تلوار کا استعمال محض حالات کی مجبوری تھی۔ لیجئے آپ بھی اس کے چند نمونے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی "الافاضات الیومیہ" میں مسلمانوں کی ترقی کے اسباب کے متعلق تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو دیکھو پہلے مسلمانوں کو ترقی کیونکر ہوتی تھی۔ جن لوگوں نے حضرات صحابہؓ کی ترقی کا حال تاریخ میں دیکھا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان حضرات کو صرف اتباع دین کی وجہ سے ترقی ہوئی۔ وہ دین میں پختہ تھے۔ ان کے معاملات و معاشرات اور اخلاق سب بالکل اسلامی تھے۔ اس لئے ایک طرف تو دوسری قوموں کو خود بخود اسلام کی طرف کشش ہوتی تھی۔ اور وہ صحابہؓ کی حالت دیکھ کر جوق در جوق اسلام میں داخل ہوتی تھیں۔ اور دوسری طرف اگر کسی نے مقابلہ کیا۔ تو چونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو راضی کر رکھا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ باوجود بے سروسامانی اور قلت تعداد و تیاری کے بڑی بڑی سلطنتوں کو ان سے آنکھ کو ملانے کی ہمت نہ ہوئی" (صفحہ ۱)

اس کے بعد آپ ایک سائل کے اس سوال "اب سائل نے پھر سوال اٹھایا۔ کہ پوری قوت تو نہیں مگر جو کچھ بھی ہے اس کا استعمال کس طرح کریں"۔ کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی آپ ہی بتا سکتے ہیں۔ کہ کیا کرنا چاہیئے میری سمجھ میں تو اس سے زیادہ نہیں آتا۔ کہ ان کو تبلیغ کرو۔ دین سکھاؤ۔ اس کے بعد لڑائی۔ "یعنی باضابطہ جہاد" میں پوچھتا ہوں۔ کہ ہجرت کے بعد جو مسلمان مکہ میں تھے۔ ان کی جانیں تک جاتی تھیں۔ اس وقت تک اہل مدینہ نے ایک بھی جتھا تک نہ بھیجا اور جب تک آیت قتال نازل نہ ہوئی۔ صبر کے سوا کوئی حرکت اس آئینی جنگ کی جاری نہ ہوئی۔ بس جنگ کرو۔ تو اسلامی کرو۔ آئینی یا غیر آئینی کہاں کی خرافات نکالی"۔

(بحوالہ المعارف نمبر ۱ صفحہ ۲۹ جلد ۵۹ از شاہ عبد الباری صاحب ندوی جنوری ۱۹۴۷ء)

اسی طرح مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی فرماتے ہیں:۔

"آپ کو خبر بھی ہے کہ افراد امت اور ان ضعفاء ملت کی جملہ بہبودیوں کی ذمہ داریاں آپ سے ہی سر بستہ ہیں اگر فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم (کیوں نہیں نکلتی ہر فرقہ سے ایک جماعت تاکہ دین سیکھے اور سمجھے اور پھر واپس ہو کر اپنی قوم کو ڈرائے) مسائل کو سیکھنے اور سمجھنے کے وجوب کی خبر دیتے ہوئے قوم کو ہر مہلک طرز عمل اور ہر زہریلی چیزوں سے بچانا آپ کا فرض منصبی بتلا رہی ہے تو آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ہر خوشگوار مفید طرز عمل اور ہر باعث نجاح و نجات کام کی طرف بلانا بھی آپ کا ضروری لازمی وظیفہ بآواز دہل کہہ رہی ہے"۔

(صفحہ ۳۷ بحوالہ تقریر جلسہ سوہارہ ۱۷ فروری ۱۹۲۱ء)

جناب مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند "اشاعت اسلام" کے زیر عنوان اسلام کی ترقی کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

### "اشاعت اسلام"

"اس مثال سے یہ دقیقہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ بجلی کا روشن تار جس کے جگر میں نور سرایت کر چکا ہو نہ صرف خود ہی روشن ہوتا ہے بلکہ اپنے طاقت کی حد تک اپنے سارے ماحول کو بھی جگمگاتا ہے اور اس کے نورانی آثار سے اس کی پوری فضا روشن ہوئے بغیر نہیں رہتی ....... حتیٰ کہ اگر وہ نہ بھی چاہے کہ اس کے اثرات پھیلیں تو جب تک وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہے اس کے اسلامی اخلاق و اعمال اپنی ذات میں سچی جاذبیت و کشش اور محبوبیت رکھتے ہیں خود ہی دوسروں کو کھینچیں گے اور جو کام اس کی تومت ادا نہ کر سکی ہے اس سے کہیں زیادہ اس کی قوت عملی کرے گی۔ بہرحال اسلام سے متاثر مسلمان یا مسلم مسلمان کا قلبی داعیہ ایمانی جذبہ اسلامی عمل نورانی اخلاق دینی حیثیت بلکہ اس کی ہر نقل و حرکت مبلغ اسلام ہو گی .......

وجہ یہ ہے کہ یہ تبلیغ اس کو وراثت میں اپنے روحانی مورث اعلیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے۔ رسول پر تو یہ ذمہ خدا تعالیٰ نے عاید کیا اور ہر مسلمان پر یہ ذمہ رسولؐ نے عاید فرما دیا۔ گویا پوری امت درحقیقت رسول کے قائم مقام بنا کر عالم کیلئے ناصح مبلغ اور ہادی بنائی گئی ہے جس میں تبلیغ اس کی ہوروثی چیز ٹھہرتی ہے .......

البتہ یہ ضرور ہے کہ انفرادی تبلیغ سے جماعتی تبلیغ زیادہ اثر انداز ہو سکتی ہے۔

...... اس اجتماعی ذہنیت کے دور میں جسے میں اسلامی تعلیمات کے آثار میں سے سمجھتا ہوں شخصی تبلیغ کی نسبت جماعتی تبلیغ ہی جذبات کو زیادہ اپیل کر سکتی ہے۔ بہرحال تبلیغ اور جماعتی تبلیغ جو کسی جماعتی مرکز سے پھیل رہی ہو اسلامی فرائض میں سے ایک اساسی فریضہ ہے اور مسلمانوں کو بطور ورثہ انبیاء دستیاب ہوا ہے اگر ہم عیاذاً باللہ اس وراثت سے کٹ جاتے تو گویا ہم محروم الارث قرار پاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسے کون مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ وہ حضورؐ کا روحانی خلف ثابت نہ ہو یا اس پھٹکار عقوق کی معصیت سر لے"۔

(بحوالہ تحریک تنظیم اہل سنت صفحہ ۱۰ و ۱۱)

اسی طرح مولوی محمد عثمان صاحب ایڈیٹر اخبار زمزم اپنے افتتاحیہ میں بعنوان فریضہ تبلیغ لکھتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"اسلام کی زندگی بخش کتاب قرآن حکیم نے علمائے حق کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ وہ دینِ حق کی آواز ہر انسان کے کان میں پہنچائیں اس پر اسلام کی جوہری تعلیم کو پیش کریں۔ اس پر واضح کریں کہ اسلام کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں اور وہ کن معنی میں انسانی زندگی کا دستور العمل ہے۔ دنیا کو یقین دلائیں کہ اسلام ہی دین اور دنیا کی سعادتوں کا ضامن ہے۔ وہ کوشش کریں کہ ہر ایک انسان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں۔ ان کی مشکلات کا حل بتائیں اور ان کی مشکلات کو دور کر کے اسلام کی بے خطا رہبری کی مشعل ہر قوم اور ہر ملک میں روشن کریں"۔

(زمزم ۱۲ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ)

(باقی آئندہ)

### درخواست دُعا

میری بیوی عرصہ پندرہ یوم سے بعارضہ بخار و نزلہ وغیرہ بیمار ہے (۲) مجھے ملازمت کے بارہ میں چند مشکلات درپیش ہیں۔ احباب میری بیوی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے اور میری مشکلات کے حل کیلئے دعا فرمائیں۔

غلام نبی گرداور قانونگو تحصیل جنتیاں ؟؟

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

# جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامی کا اعتراف غیروں کی زبانی

مرتبہ مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۵)

## خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

فتنہ ارتداد کے انسداد میں جس جس انجمن نے حصہ لیا تھا۔ اس پر خواجہ صاحب نے ایک دفعہ ریویو کیا تھا۔ اور جو کچھ خود اس سلسلہ میں کیا وہ بھی بتایا۔ اس کے بعد احمدیوں کے کام پر تبصرہ کیا۔ ان کے مفصل مضمون کا مندرجہ ذیل ٹکڑا ملاحظہ ہو

"حسن نظامی۔ میں خود اپنے کام کو دیکھتا ہوں کہ اب تک سوائے تجویزوں کی اشاعت کے عملی کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ ایک رسالہ جس میں تبلیغ دعوت کی تجویزیں ہیں اور جس کا نام داعی اسلام ہے لکھا یا کچھ متفرق مضامین اخبارات میں شائع کرائے گئے یا کچھ اشتہارات تقسیم ہوئے کوئی مفید اور ٹھوس پائدار تبلیغ کے لئے اس میں نہ تھا۔ البتہ داعیان اسلام کے مدرسہ کی تجویز اگر پوری ہو جائے تو یہی بڑا کام ہوگا۔ اور میدان تبلیغ میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔

قادیانی۔ ان کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک قادیان میں ہے ایک لاہور میں ہے۔ اور دونوں جماعتوں نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔ ان کے مبلغ حق تبلیغ کو خوب جانتے ہیں اور موجودہ ضرورت کے نازک رخ کو بھی سمجھتے ہیں۔ ان کو آریوں اور عیسائیوں سے مناظرہ کرنا بھی آتا ہے اور ان میں جوش و ایثار بھی بہت ہے۔ جہاں تک نفظ تبلیغ کا تعلق ہے۔ قادیان کی دونوں جماعتیں سب انجمنوں سے زیادہ اچھا کام کر رہی ہیں۔

"قادیان کے کام میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس جماعت کے بعض ایسے افراد جو تبلیغ کا کام نہیں جانتے اور مناظرہ وغیرہ سے واقف نہیں ہیں۔ وہ بھی میدان تبلیغ میں کام کرنے نکلے ہیں۔ اور چونکہ ان کی تبلیغ کا نظم قائم ہے اسواسطے تبلیغ کو فائدہ پہنچا سکیں یا نہ پہنچا سکیں مگر یہ فائدہ ضرور ہوگا۔ کہ آئندہ زمانہ کے لئے خود ان میں تبلیغ کی قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اور ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ دیگر قادیانی مسلمانوں کی طرح آنکھیں بند کر کے ایک ہی رخ کا راستہ نہیں چلتے۔ بلکہ دوسرے میدانوں میں بھی جا رہے ہیں۔ ورنہ حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہر انجمن صرف ملکانوں کو پیش نظر رکھتی ہے۔ اور انہیں کی آبادیوں میں جوق جوق مبلغ جا رہے ہیں۔ حالانکہ ضرورت یہ تھی کہ ہر انجمن اپنے لئے ایک نیا میدان قائم کرتی۔ کیونکہ تبلیغ کی ضرورت محض ملکانوں میں محدود نہیں ہے۔"

(رسالہ درویش دہلی ۱۵ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۳۸)

## مولانا عبدالحکیم صاحب ایم اے (علیگ) پروفیسر عربی و فارسی گورنمنٹ کالج راجشاہی

صاحب موصوف نے خواجہ صاحب کے مندرجہ بالا ریویو کو پڑھ کر تبلیغ کے متعلق انہیں ایک خط لکھا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے متعلق اپنی رائے بایں الفاظ ظاہر کی:۔

"حال ہی میں جو آپ نے قادیانی جماعت کی مساعی جمیلہ کا فتنہ ارتداد کے انسداد کی بابت اعلانیہ اعتراف فرمایا ہے جس میں کہ بے شک کسی انصاف پسند شخص کو ہرگز تامل نہ ہونا چاہیئے (مگر افسوس ہے کہ اب بھی بہت سے علماء اور انجمنیں ان فداکاروں کے نام تک لینے کی روادار نہیں) اس سے میرے حسن ظن و عقیدت دیرینہ کو اور بھی پختگی ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس گمنام ہیچ میرز کو بھی محض اپنے درد مند دل کا نذرانہ لئے جناب سے اسلامی آزادی و بے باکی کے ساتھ ہمکلام ہونے کی جرأت ہوئی۔"

"قادیانی جماعت نے جو مہتم بالشان کارنامہ دکھلایا ہے۔ اور مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین و دیگر حضرات نے گذشتہ دس پندرہ سال سے جو بے مثل خدمات اسلامی انجام دی ہیں وہ سب بیشک صفحہ تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اور ان کی مساعی جمیلہ بلاشبہ عنداللہ ماجور ہوں گی۔ اب وہ اپنے عقائد ذاتی میں ہم سے خواہ کتنے ہی متغائر اور ہماری نظروں میں معتوب ہوں۔ پھر بھی ہمیں لازم ہے کہ ان کی کوششوں کو سراہیں اور ان کی اعلےٰ مثال اسلامی کی تقلید میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں نہ کہ ان کے بے جا رب و شتم میں اپنا وقت رائگاں کریں۔ اور ایمان پر بھی بٹہ لگائیں"

(رسالہ درویش دہلی یکم اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۸۹،۷)

## اخبار "آریہ ورت" کانپور

اس آریہ سماجی اخبار نے کسی مسلمان اخبار کا مندرجہ ذیل اقتباس شائع کیا تھا۔ جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ہم آریہ ورت کی ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء کی اشاعت سے وہ بعینہٖ درج ذیل کرتے ہیں۔

"احمدیہ سوسائٹی کی شاخیں ہندوستان۔ برہما۔ سیلون۔ چین۔ آسٹریلیا۔ فارس عرب۔ مصر۔ مشرقی و مغربی افریقہ۔ جزیرہ ماریشس۔ انگلستان۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) و دیگر مقامات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے احمدی فرقہ کی ایک شاخ کے کام کا ذکر کیا تھا۔ جس کے پیشوائے کار مولانا محمد علی صاحب احمدی ہیں۔ آج ہم دوسری مگر بڑی شاخ کا ذکر کرتے ہیں۔ جس کے رہنما و ہادی مولانا مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ کے حکم سے لنڈن میں مولوی مبارک علی صاحب بی اے بہت محنت و خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا کام انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں مولوی مبارک علی صاحب کی کوشش و سعی سے تین اور اصحاب مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔

مغربی افریقہ میں پروفیسر عبدالرحیم صاحب نیر فلسفی بی ایف پی سی (لندن) ایم ایس۔ پی بڑی محنت و بلند حوصلگی کے ساتھ تمام مغربی افریقہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ اور متعدد مقامات پر تقریریں بھی کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش سے (حال میں) ۱۷۸ احباب مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ایک بہت ہی بنجر سرزمین میں اسلام کا بیج بویا ہے آپ نے وہاں ایک مشنری ٹریننگ سکول بھی قائم کر دیا ہے۔ جس میں تبلیغ و اشاعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آسٹریلیا میں اے ایچ ایم خان صاحب بہت مستعدی سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ جزیرہ ماریشس میں مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی اے و مولوی حافظ عبیداللہ صاحب بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ چین میں مسٹر غلام مجتبیٰ صاحب مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ امریکہ میں حضرت مولوی محمد الدین صاحب ہیں [illegible] حکیم رحمت علی صاحب و ابوبکر یوسف صاحب بڑی محنت و سرگرمی سے اس متبرک کام کو انجام دے رہے ہیں۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بڑی محنت و سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات قابل تحسین و آفرین ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف دیگر اقوام کے ذی اقتدار اشخاص نے کیا ہے ان کی خدمات کے اعتراف میں واشنگٹن کی اورینٹل یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر موصوف کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری عطا کی گئی ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کی سعی سے امریکہ میں ۷۰۰ اور اصحاب مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ تبلیغ اسلام و اشاعت کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف ایک سہ ماہی رسالہ "مسلم سن رائز" بھی نکالتے ہیں۔ رسالہ اسلام کے متعلق کے متعلق مفید معلومات سے پر رہتا ہے۔ اس رسالہ میں اسلام کے متعلق دیگر مذاہب کے اعتراضات کا بھی اکثر بہت معقول جواب دیا جاتا ہے۔ رسالہ ہمارے پاس برابر آتا ہے اور ہم اسکو بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ ان (احمدی حضرات) کی یہ بیش بہا قومی خدمات خاص طور سے قابل تحسین و آفرین ہیں۔ خدا اور زیادہ مسلمانوں کو اس نیک و متبرک تعلیم دینے کی توفیق عطا فرمائے"۔

(منقول اخبار آریہ ورت کانپور ۲۰ مئی ۱۹۲۳ء)

## جناب قاضی نبی بخش صاحب ملک پور ضلع کرنال

"خاکسار غیر احمدی ہے۔ اور عرصہ ۲۷ سال سے سلسلہ احمدیہ کی کتابیں دیکھتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی دوسرے علمائے اسلام کی کتب اور رسائل کو بھی پڑھتا رہتا ہے ہمیشہ سے میرا یہ قاعدہ رہا ہے کہ میں نے مرزا صاحب اور اہل سلسلہ کو اپنی زبان سے کبھی برا بھلا نہیں کہا ۔۔۔۔ مگر باوجود اس کے یہ خاکسار جماعت احمدیہ کو حامی اسلام جانتا ہے مجھے قدرتی طور پر سلسلہ احمدیہ سے محبت ہے اکثر لوگ کبھی کبھی کہا کرتے ہیں کہ یہ تو مرزائی ہو گیا۔ گو ابھی بیعت نہیں ہوا ۔۔۔ پہلے خاکسار سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت تھا۔ اب رمضان شریف میں میرے مرشد دار فانی سے دار بقاء کو چلے گئے ہیں۔ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ مرزا جی کو تم کبھی برا نہ کہنا۔ اسلام کی خدمت کرنے والا کبھی برا نہیں ہوتا۔ ان میں بعض اوصاف ایسے ہیں جو نبی اسرائیل کے نبیوں میں بھی نہیں پائے گئے۔ اور مرزا جی نے عین وقت پر دعوےٰ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اگر کوئی اور دعویدار ہوتا تو کیوں نہ آتا۔ اس زمانہ کے علماء ایسے عشرت پسند ہو گئے ہیں کہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنے اپنے گھروں سے باہر پاؤں دھرنا عیب جانتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کے افراد غیر ملکوں میں جا کر اسلام کے باغ کی

(باقی صفحہ ۷ پر)

# تحریک جدید کی اہمیت سینکڑوں الہامات سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی طیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اُس کی تائید ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں!!

## باوجود طاقت کے پیچھے مت ہٹو

"بعض جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے ہٹیں گے یہ اُن کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا۔ اُس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہے"

## شرائط کے مطابق کمی جائز

"کئی لوگ اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم نے پہلے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کس طرح کم کریں حالانکہ شرائط کے ماتحت لیا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ جو شخص سابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو ایسا خیال کرنا نادانی اور ثواب کی بھی ہتک ہے۔ ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہیئے"

## ثواب کو عزت پر مقدم کریں

"اگر کسی نے پہلے سو روپیہ دیا تھا مگر اس سال وہ سمجھتا ہے کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں۔ اس لئے وہ رکتا ہے۔ کہ میری ہتک ہوگی۔ تو عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے۔ اگر تو واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کے پانچ بھی پانچسو کے برابر ہیں۔ اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ اپنے لئے تجویز کرتا ہے۔ اُس کے مطابق اللہ تعالیٰ اسے اجر پائیگا"

## تحریک جدید کا کام تبلیغ اسلام ہے

"یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ فضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے۔ اور جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے۔ اور متواتر کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء پیشگوئی

"وہ لوگ جو متواتر حصہ لیتے رہیں گے۔ وہ وہ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچ ہزار فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان پانچ ہزار سپاہیوں کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

## اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے اور اُس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے دن رات قربانیاں کرو

"یاد رکھو۔ مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف مومن ہی قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا کے ذکر کو بلند کرنے اور اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے رات دن جانی و مالی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ نہ اپنے آرام کی پرواہ کرتا ہے نہ آسائش کی۔ بلکہ خدا کی راہ میں اپنے بیوی بچوں کو بھی چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کی قربانی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کو الٰہی برکات ملتی ہیں۔ جو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جن کی نگاہیں آسمان کی طرف بلند ہوتی ہیں۔ جو دنیوی نعماء کی بجائے اُخروی نعماء کی قدر و قیمت پہچانتے ہیں۔ اور در اصل اصلی نعمتیں اور حقیقی برکات وہی ہیں" آپ نے تحریک جدید کی اہمیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ بابرکت میں پڑھ لی ہے۔ اب آپ سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ آپ نے اپنا وعدہ اپنے عہدہ دار کو لکھوا دیا ہے یا اگر آپ براہ راست وعدہ کرتے ہیں۔ تو آپ اپنا وعدہ بھیج چکے ہیں۔ اور کیا اس کی منظوری آ چکی ہے۔ اگر نہیں تو فوراً اپنا وعدہ لکھوا دیں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں حصہ دار بنو!

تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے والے جہان میں شامل ہو جائیں۔ اور اس طرح آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں بھی شامل ہو جائیں گے جیسا کہ فرمایا۔

"جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ

اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی خاص بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔

کہ یا صد کرم کن برکسے کو ناصر دین است
بلائے اُو بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

(المسیح موعودؑ)

پس ہر وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور وہ میری دعاؤں میں حصہ دار ہو جائے گا۔"

اے احمدیت کے پروانو! دوڑو اور اس تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

# تاریخ احمدیت واقعات و الہامات کی روشنی میں

(بسلسلہ گذشتہ)

(از مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد — ربوہ)

**۱۸ جنوری ۱۹۰۳ء** جہلم سے واپسی پر الہام اُخترك اللّٰه علی کل شیئ ہوا۔

(۲) ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء مکتوب بنام میر عباس علی شاہ لدھیانوی تذکرہ صفحہ ۲۸ جس میں ان کے ارتداد کے متعلق پیشگوئی ہے۔ الحکم ۳۰ اگست ۱۸۹۹ء کالم

**۱۹ جنوری ۱۹۰۵ء** الہام انی مع الرسول اقوم۔ تذکرہ صفحہ ۴۸۴

(۲) الہام "ایک چونکا دینے والی خبر" تذکرہ صفحہ ۴۸۵ مندرجہ بالا الہام ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے متعلق تھا۔ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء

**۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء** الہام: یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ۔ تذکرہ صفحہ ۵۳۶

(۲) ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء ریویو آف ریلیجنز اردو کا اجراء

**۲۱ جنوری ۱۸۹۸ء** تہجد میں حضور اقدس علیہ السلام نے طاعون کے ..... متعلق دعا کی تو الہام ہوا ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم تذکرہ صفحہ ۳۰۸

**۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء** حضرت اقدس علیہ السلام نے رؤیا میں زاد روس کا سونٹا اپنے ہاتھ میں دیکھا (تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

**۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء** انی انا الرحمٰن اصرف عنک سوء الاقدار تذکرہ صفحہ ۶۷۲

(۲) ۲۴ جنوری ۱۸۹۸ء کتاب البریہ شائع ہوئی۔

**۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء** تاتی السماء بدخان مبین (۲) یوم تاتی السماء بدخان مبین: تذکرہ صفحہ ۵۳۷ ان ہر دو الہامات میں انفلوئینزا دخانی سخان کی پیشگوئی ہے۔ جو ۱۹۱۸ء کے بعد پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں ظاہر ہوا اور جس سے چند ماہ کے اندر لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے۔

**۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء** الہام: سفینۃ و سکینۃ: تذکرہ صفحہ ۵۳۷

**۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء** الہام۔ لبسم اللّٰہ الکافی لبسم اللّٰہ الشافی لبسم اللّٰہ الغفور الرحیم لبسم اللّٰہ البر الکریم یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشفنی

**۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء** الہام: انی معک یا ابراھیم (۲) اذ غد ایا ابشد مروان حذا تذکرہ صفحہ ۷۹۳

(۳) ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء حضرت اقدس علیہ السلام کے منکوحہ ثانی میں دختر تولد ہوئی۔ الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء

**۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء** صبح کو الہام ہوا۔ سأکرمك اکراما عجیبا اس کے ساتھ ہی بحالت رؤیا دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت چوغہ میری بغل میں ہے میں نے کہا۔ اس کو عید کے دن پہنوں گا۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء)

**۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء** صبح کو الہام ہوا۔ لا یموت احد من رجالکم الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ کالم ۲ جلد ۷

---

## جماعت احمدیہ کے متعلق آراء (بقیہ صفحہ ۵)

آبیاری کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے بے نظیر کارنامے دیکھ کر کون ایماندار کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے السلام علیکم کہنا اور ان کے ساتھ کھانا پینا بند کر دو۔

### مشہور اخبار نویس حکیم برہم صاحب گورکھپوری

"بخلاف تمام مسلمانوں کے ہم اس (احمدیہ) فرقہ کی ہمیشہ تعریف کرتے رہے ہیں۔ اور آج سے نہیں۔ تیس برس سے ہماری روش اس کے متعلق یہی رہی ہے۔ کیونکہ اس میں ایثار اور خلوص اور احکام خدا اور رسول کی پابندی بہت زیادہ ہے جو بات ہمارے عام مسلمانوں میں خصوصیت سے دیکھنا علماء اور زہاد میں ملے گی۔ وہ آپ اس (جماعت) کے ہر فرد میں پائیں گے۔ اور ہر فرد اپنے امام کے حکم کو ایک قانون حیات سمجھتا ہے۔ ہر تحریک پر جان اور مال نثار کرنے کے لئے ہر شخص آگے بڑھ جاتا ہے۔ چالیس برس کی دعوت میں ۵ لاکھ احمدیوں کی تعداد کا ہو جانا صرف اس وجہ سے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر شخص مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہے۔ بڑے سے بڑا ایم۔ اے ایل۔ ایل بی ہے۔ وکیل ہائی کورٹ ہے۔ مگر جھونپڑی میں رہتا ہے۔ اور گائے بھینس کی سانی اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ اور کتابوں کے دیکھنے کے سوا دوسرا کام اُس کو نہیں رہتا۔ اس کے مشاغل زندگی میں یہ بات داخل ہے۔ کہ صرف خدا اور رسول کی تعلیمات سے کام رکھے۔ قابل و فاضل ہو کر صاحب اقتدار ہو کر۔ فقر اس حدیث کے مطابق ہے۔ "الفقر فخری"

(اخبار مشرق گورکھپور ۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء) (ربانی)

---

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو خطاب کیا کریں۔

# لیبیا آزادی کا نیا گہوارہ

لنڈن ریڈیو سے ۱۹۵۱ء کے آخری ایام میں لیبیا کی وفاقی حکومت قائم ہوئی جس میں طرابلس سیرے نائیکا اور فیضان شامل ہیں۔ اس نئی مملکت کے بادشاہ سید ادریس سنوسی ہیں

ان تین صوبوں کی مشترک آزادی نہ صرف وہاں کے عوام کی فتح کے مترادف ہے۔ بلکہ مجلس اقوام بھی اس پر بجا طور پر نازاں ہو سکتی ہے۔ جب ۱۹۴۹ء میں چار بڑے ملکوں کے نمائندے وزرائے خارجہ کی کونسل اطالوی نوآبادیات کے مستقبل کے متعلق کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی تو مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ لیبیا کو جنوری ۱۹۵۲ء تک آزاد کر دینے کا فیصلہ کیا ہے نئے دستور حکومت کا فیصلہ تینوں علاقوں کے نمائندوں پر چھوڑ دیا گیا جن کی معاونت کا کام یو این کمشنر مسٹر پیلیٹ کے سپرد ہوا۔ اور مسٹر پیلیٹ کو مشورے دینے کے لئے دس ممبروں کی بین الاقوامی کونسل قائم کرنے کی منظوری دی گئی۔ مشکلات کے باوجود اس پروگرام پر باقاعدگی سے عمل درآمد کیا گیا۔ اور آج لیبیا کی نئی سلطنت ایک کامیاب حقیقت بن چکی ہے۔ نئی حکومت کے قائم ہونے پر برطانیہ خاص طور پر اس لئے خوش ہے۔ کہ اس طرح مسٹر ایڈن کا نو سال پہلے کا عہد پورا ہو گیا ہے۔ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر امور خارجہ مسٹر ایڈن نے وعدہ کیا تھا۔ کہ شمالی افریقہ میں محوری طاقتوں کے خلاف لڑائی کے سلسلہ میں سنوسی عوام نے جو بیش قیمت خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کے پیش نظر ہم انہیں اٹلی کے پنجہ استبداد میں نہیں جانے دیں گے۔

لیبیا کی آزادی کے اعلان کا برطانوی ٹیکس دہندگان کی طرف سے بھی خاص طور پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ نو سال سے سیرے نائیکا اور طرابلس کے بجٹ کا خسارہ برداشت کر رہے تھے۔ یہ خسارہ موجودہ صورت میں بیس لاکھ پونڈ کے لگ بھگ تھا۔ ۲۷ جولائی ۱۹۵۰ء کو سفارش کی گئی کہ مجوزہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس اسی سال کے ماہ نومبر میں منعقد ہو اور لیبیا کی ریاستیں سیرے نائیکا۔ طرابلس اور فیضان کے علاقوں کے وفاقی حکومت کی حیثیت سے قائم ہو جس کے بادشاہ امیر سیرے نائیکا سید ادریس السنوسی مقرر ہوئے۔





## سمندر پار کے خریداران الفضل

## کی خدمت میں عرض

| | | |
|---|---|---|
| ۴۰۲ | ڈاکٹر بی۔ ڈی احمد صاحب | بورنیو |
| ۴۵۱ | سید محمد سرور شاہ صاحب | دارالسلام |
| ۴۶ | ایم۔ او ملک صاحب | نیروبی |
| ۵۸۲ | ڈاکٹر محمد احمد صاحب | عدن |
| ۶۲۲ | این۔ اے خفیع صاحب | موروگورو |
| ۶۳۵ | چوہدری رحمت اللہ خان صاحب | مینڈو |

آپ کی قیمت اخبار ختم ہو چکی ہے۔ تاوصولی قیمت اخبار آپ کی خدمت میں انہیں بھجوایا جائیگا۔ اطلاعاً عرض ہے!





ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

# پنجاب میں زرعی اصلاحات

(بقیہ صفحہ اول)

پنجاب کی مجلس قانون ساز نے اپنے دسمبر ۱۹۵۱ء اور جنوری ۱۹۵۲ء کے اجلاس میں جو زرعی اصلاحات کے بل پاس کئے ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے

## ا۔ موروثی مزارعین کے لئے مالکانہ حقوق

(۱) تمام ایسے موروثی مزارعین جو زمیندار کو سرکاری مواجبات کی رقوم کے سوا کوئی اور لگان نہ دے رہے ہوں۔ مالکان کو کسی قسم کا معاوضہ دیئے بغیر اپنی زمینوں کے مالک بن جائیں گے۔

(۲) اگر موروثی مزارعین پیداوار کا کوئی حصہ بطور لگان دے رہے ہوں۔ تو وہ اراضی کے اتنے حصے کے مالک بن جائیں گے۔ جو ان کے حصہ پیداوار کے مطابق ہوگا۔ اس کے لئے بھی انہیں کوئی معاوضہ مالک کو نہیں دینا پڑے گا۔

(۳) ایسے موروثی مزارعین جو لگان نقدی کی صورت میں ادا کر رہے ہوں یا کچھ حصہ نقدی کی صورت میں اور کچھ پیداوار کی صورت میں دے رہے ہوں۔ معاوضہ دے کر مالک بن جائینگے۔ اس سلسلے میں حکومت معاوضہ کی رقم اور صورت کا تعین کرنے کے لئے قواعد وضع کرے گی۔ قانون میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ معاوضہ ادا کرنے کے لئے حکومت موروثی مزارع کو روپیہ قرض دیدے۔ اور اسے بعد میں بقایاجات مالیہ اراضی کی شکل میں آسان قسطوں میں وصول کرلے

(۴) آئندہ کوئی موروثی مزارعت قائم نہیں ہوگی

## (ب) مزارعین کیلئے زیادہ اراضی کا انتظام

(۱) سو ایکڑ سے زیادہ اراضی کے مالک کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ پچاس ایکڑ نہری یا سو ایکڑ غیر نہری زمین خود کاشت کے لئے رکھکر باقی تمام زمین مزارعین کو کاشت کے لئے دے۔ جس تاریخ کو یہ ایکٹ نافذ ہوگا اس سے تین ماہ کے اندر اندر زمیندار کو اس پر عمل کرنا پڑے گا۔

(۲) اگر سو ایکڑ سے زیادہ اراضی کا مالک ایکٹ کے نفاذ کے وقت پاکستان کی فوجی ملازمت میں ہو تو اسے ایسی ملازمت سے سبکدوش ہونے سے چھ ماہ کے اندر اندر مقررہ خود کاشت رقبہ سے زائد اراضی مزارعین کو لگان پر دینی پڑے گی۔

(۳) اگر کسی شخص کو جسے مذکورہ بالا ضمن کے تحت مزارعین کو اراضی دینے کا حکم ملا ہو۔ مناسب مزارعین نہ مل سکیں تو اس کے لئے لازم ہوگا کہ وہ اپنے ضلع کے حاکم مال کو درخواست دے۔ حاکم مال اس کے لئے مزارعین تلاش کرے گا۔ جب مزارعین دستیاب ہو جائیں تو مالک کے لئے ضروری ہوگا کہ انہیں فی الفور متعلقہ اراضی کا قبضہ دے دے۔

(۴) اگر کسی شخص کے پاس سو ایکڑ سے کم اراضی ہو تو وہ تمام زمین خود کاشت کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اور اگر وہ خود کاشت کر رہا ہے تو اسے زمین کا کوئی حصہ کسی مزارع کو نہیں دینا پڑے گا۔ مگر ۲۵ ایکڑ سے زائد زمین کو خود کاشت بنانے کے لئے وہ کسی موجودہ مزارع کو بے دخل نہیں کر سکے گا۔

(۵) خود کاشت کے لئے جو زمین زمیندار اپنے پاس رکھے وہ کسی باغ یا باغات یا کسی بنجر قدیم کے علاوہ ہوگی لیکن اگر زمیندار خود کاشت کے لئے زمین مخصوص کرنے کے بعد اس میں باغ لگادے تو اس باغ کی زمین کو خود کاشت کی مقررہ حد کے علاوہ شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۶) زمینوں کو خود کاشت کے لئے مخصوص کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اس زمین کو مالک خود ضرور کاشت کرے۔ ایسی مخصوص زمین مزارعوں کو دی جائے تو ایسے مزارعوں کو مالک جب چاہے۔ بیدخل کر سکیگا

(۷) اگر مالک زمین ایک دفعہ کسی زمین کو خود کاشت کے لئے چن لے تو وہ اسے پھر نہ کسی اور زمین سے بدل سکتا ہے نہ اس صورت میں مزید زمین حاصل کر سکتا ہے جب وہ کسی اور کے نام منتقل ہو جانے کی وجہ سے اس کے پاس سے چلی جائے۔ لیکن اگر اس طرح مخصوص شدہ زمین یا اس کا کچھ حصہ سیم یا تھور کی وجہ سے ناقابل کاشت ہو جائے تو وہ اپنی ملکیت میں سے اپنے لئے اتنی زمین اور لینے کا حقدار ہوگا جتنی ملا لینے سے کل قابل کاشت رقبہ پھر پچاس ایکڑ ہو جائے۔ سیم اور تھور کی زد میں آئی ہوئی جو زمین قابل کاشت ہو اس کی بجائے مزید زمین حاصل نہیں کی جا سکے گی۔

(۸) مویشیوں اور گھوڑوں کی پرورش کے جو فارم حکومت کے تسلیم شدہ ہیں۔ ان کی اراضی اس پابندی سے آزاد ہوگی۔ اس قسم کے فارموں کی زمین اس سے قطع نظر کہ اس کا رقبہ کتنا ہے۔ مالک کے خود کاشت رقبے ہی میں شمار ہوگی۔ لیکن اس قسم کے فارم کے مالک کو فارم کی زمین کے علاوہ اور زمین رکھنے کا حق نہیں ہوگا۔ خواہ اس فارم کا رقبہ ۵۰ ایکڑ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹) اگر کسی شخص کے پاس ۲۵ ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین ہو تو اسے بحیثیت مزارع کوئی زمین نہیں دی جائے گی۔ اور کوئی مزارع ۲۵ ایکڑ سے زیادہ زمین اپنے قبضے میں بحیثیت مزارع نہیں رکھ سکے گا۔

حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کسی شخص یا اشخاص کے طبقے کو یا کسی زمین یا اراضیات کی قسم کو ان احکام و شرائط سے مستثنیٰ قرار دے سکے۔ نیز یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ما قبضہ اراضی کا مرتہن اور پٹہ دار نیز سرکاری اراضی کا مزارع انہیں شرائط کا پابند ہوگا جیسے کہ مالک۔

(۱۰) لگان ادا نہ کرنے کی مہم میں حصہ لینے کو ایسی جائز وجہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ جس کی بنا پر کسی مجاز عدالت میں کسی مزارع کو بے دخل کرانے کی کوشش کی جا سکے۔

## (ج) مزارعوں کیلئے بہتر شرائط

کوئی مالک اب زمین کی پیداوار کے چالیس فیصد حصے سے زیادہ لگان وصول نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی مزارع چالیس فیصد سے کم لگان دے رہا ہے تو اس سے لگان بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکے گا۔ کسی زمین پر جو بھی سرکاری مواجبات عائد ہوتے ہیں۔ یعنی مالیہ۔ آبیانہ مقامی شرح اور دیگر محاصل (سوائے اس ٹیکس کے جو شہری جائداد غیر منقولہ پر عائد ہوتا ہے) وہ زمیندار اور مزارع کو اسی تناسب سے مشترکہ طور پر ادا کرنے ہونگے جس تناسب سے زمین کی پیداوار ان میں تقسیم ہوگی۔ اس قاعدے سے کچھ معمولی مستثنیات بھی ہیں اگر اس قانون کے نفاذ کے وقت مزارع سرکاری مواجبات کا کوئی حصہ ادا نہ کر رہا ہو تو اسے صرف اسی تناسب سے سرکاری مواجبات کا حصہ ادا کرنا ہوگا۔ جتنا اس کے حصے میں اضافے کی وجہ سے اس پر عائد ہوتا ہو۔ مزارع کو کسی بھی صورت میں سرکاری مواجبات کا . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

ساٹھ فیصدی سے زیادہ حصہ ادا کرنا نہیں پڑے گا سرکاری مواجبات کا بوجھ وہ صرف اسی حد تک اٹھائے گا۔ جس حد تک اس کے حصے میں اضافہ ہوا ہو۔ جو وہ پہلے ہی ادا کر رہا تھا۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ حصہ ساٹھ فیصد سے بڑھنے نہ پائے۔ جہاں مزارع اور مالک کا حصہ مواجبات سرکار میں پہلے ہی ساٹھ اور چالیس فی صد مقرر تھا۔ اور مزارع ساٹھ فیصد سے زیادہ ادا کرتا تھا۔ وہاں اب ساٹھ فیصد سے زائد ادائیگی کا بوجھ زمیندار کو اٹھانا ہوگا۔ جہاں مزارع اور زمیندار پیداوار کو دو تہائی اور ایک تہائی کی نسبت سے تقسیم کرتے تھے وہاں بالعموم مزارع تمام سرکاری مواجبات کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ نئے قانون کے تحت وہ سرکاری مواجبات کی صرف دو تہائی ادا کرے گا۔ باقی رقم زمیندار کو ادا کرنی پڑیگی

## (د) مزارعت کی وراثت

اگر کوئی ایسا مزارع جو زمین پر کسی مقررہ مدت کے لئے قابض نہیں ہے۔ فوت ہو جائے اور وہ زمین اس رقبے میں شامل نہیں ہے جو زمیندار نے خود کاشت کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے تو وہ زمین مزارع کے نرینہ بچے کو ملجائیگی جسے اس نے تحریری طور پر نامزد کر دیا ہو۔ اگر ایسی نامزدگی موجود نہ ہو تو مزارعت متوفی کے سب سے بڑے نرینہ بچے کو ملے گی۔ لیکن اگر متوفی مزارع کے اولاد نرینہ نہ ہو تو حقوق مزارعت ختم ہو جائینگے

## (ہ) قابل سزا جرائم

مندرجہ ذیل جرائم قابل سزا سمجھے جائیں گے۔ اور ان کے لئے ایک سال کی قید اور جرمانہ کی سزا ہو سکے گی:۔ (۱) کسی زمیندار کا اس بیج کے سوا جو مستعار دیا گیا ہو۔ مزارع سے کوئی مزید وصولی کرنا۔ (۲) زمیندار کا لگان کے علاوہ کسی محصول یا محصول دیہہ یا نذرانے وغیرہ کی صورت میں کچھ وصول کرنا۔ (۳) قانون کے خلاف زمیندار کا مزارع کو بے دخل کرنا (۴) مزارع کو صرف اس صورت میں سزا دی جا سکتی ہے۔ جبکہ کسی حاکم مجاز نے اس کی بیدخلی کا حکم صادر کر دیا ہو اور وہ بیدخل ہونے سے انکار کرے۔ (۵) اگر زمیندار خود کاشت کے لئے مقررہ حد سے زیادہ زمین مزارعین کو نہ دے یا حاکم مال کو اطلاع نہ دے کہ اسکے اتنی زمین زائد ہے

## قانون تنسیخ جاگیرات

مسودہ قانون تنسیخ جاگیرات پنجاب کی رو سے قانون کے نفاذ کے وقت نقدی کی صورت میں جو جاگیریں دی جا رہی تھیں۔ وہ تمام کی تمام منسوخ ہو جائینگی لیکن جو جاگیریں فوجی خدمات کے عوض دی گئی ہوں یا مذہبی یا خیراتی اداروں کی خاطر ہوں گی انہیں منسوخ نہیں کیا جائیگا۔ اسکے علاوہ اس قانون کی رو سے آئندہ جاگیر بخشی ختم کر دی گئی ہے۔

## قانون (ترمیم) انہار خود پنجاب

اس قانون کی رو سے حکومت ضلع شاہ پور میں نجی ملکیت کی طغیانی کی نہروں کو بلا معاوضہ اپنی ملکیت میں لے سکیگی اور ان کی جگہ ایک مستقل نہر بنا سکیگی اس قانون کا اثر قریباً ۲۰۰۰۵ ایکڑ رقبے پر ہوگا۔




رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵